ثناء اللہ ثاقب (بستی مولویاں)

غزل

آجکل تو جھوٹ کی ہے حکمرانی دوستو — اب حقیقت بن گئی ہے اک کہانی دوستو
زخم کھا کر مسکرانے کا ہنر سکھلا دیا — اس قدر ہمکو نوازا مہربانی دوستو
دس برس کی دوستی بس ایک دن میں مٹ گئی — دو دلوں میں آگئی جو بدگمانی دوستو
چار سو پھیلی ہوئی ہے بے حیائی کی وبا — ناچتی ہے ہر گلی میں اب جوانی دوستو
بھوک اوڑھے پھر رہے ہیں شہر میں نادار سب — بڑھ گئی ہے اس قدر اب تو گرانی دوستو
آؤ سوچیں اپنی بستی کو بچائیں کس طرح — آرہا ہے اس طرف دریا کا پانی دوستو
اس جہاں میں جو کبھی ہمت نہ ہارے دوستو — اسکو ملتی ہے ہمیشہ کامرانی دوستو
آجکل اہل ہنر کو کوئی رتبہ نہ ملا — اہل ثروت کو ملی ہے حکمرانی دوستو
جیسے کوئی اک کھٹارا بس میں کرتا ہے سفر — اب تو ایسے کٹ رہی ہے زندگانی دوستو
ایک پل میں اب یہاں منزل کو پانے کے لئے — ڈھونڈتے ہیں راستہ سب درمیانی دوستو
کون انکو اک پری کی داستاں سنوائیگا — مر گئی ہے آج جن بچوں کی نانی دوستو

☆

پروفیسر محمد اکرام تائب

رنگِ سخن

حد سے بڑھتی جارہی ہے بات اب — جانے کب یہ ختم ہوگی رات اب
چھا رہی ہیں آسماں پہ بدلیاں — گل کھلائے گی نئے برسات اب
بھوت وہ مانا نہیں ہے بات سے — مارنا ہم کو پڑے گی لات اب
ساس کو چھوٹی بہو بھی اب جواب — ایک کے دینے لگی ہے سات اب
دل سیاہ ہیں اور چہروں کی چمک — کر رہی ہے چاند کو بھی مات اب
دشمنی اپنوں سے غیروں سے سلوک — کٹ رہے ہیں یوں ہمارے اوقات اب
ہے معزز وہ جو دولت مند ہے — کون تائب پوچھتا ہے ذات اب